JQSS
ISSN(p): 2790-5632
ISSN(e): 2790-5640
www.jqss.org

JQSS Vol: 01, Issue: 02, July-Dec-2021
Page:33-44

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی منتخب کتب کا ایک مطالعاتی جائزہ

A Study Review of Selected Books of Allama Jalaluddin Suyuti

Muhammad Sohail

M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta

Dr Shabana Qazi

Assistant Professor , Department of Islamic Studies , University of Balochistan Quetta

Abstract

Allama Jalaluddin Suyuti is one of the great personalities who does not need any introduction in the world of knowledge. He was a great oceanographer, commentator, muhaddith, jurist and mujtahid. That is why he has one or more books on every art and subject which are a great source of knowledge for the Muslim Ummah. The books written by Allama Suyuti are of great importance because on the one hand they cover all the fields of science and on the other hand they also fill in the blanks of ancient and rare books. Similarly, he has made small books consistently from the chapters of some books. He first wrote the rate of tawaz and tasmiyyah and then continued to write books in different Knowledges and arts till he wrote hundreds of books like Allama Suyuti's different in this article The names of some famous books on Knowledges and art have been mentioned and their selected books including Tafsir-ul-Aklil fi Istanbat-ul-Tanzeel, Tafsir-ul-Jalalin, Tafsir-ul-Dar-ul-Mansuor, Al-Khasas Al-Nabawiyyah, Al-Muzhir Fi Uloom Al-Lugaat wa Anwaa'aha Attempts have been made to describe the style of his writing.

Keywords: *Jalaludin Suyuti, Selected Books. Knowledges, law, knowledge*

CC BY

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی منتخب کتب کا ایک مطالعاتی جائزہ

تمہید

امام جلال الدین سیوطیؒ علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں آپؒ نویں صدی ہجری کے مجدد اور ایک عظیم بحر بے کنار مفسر، محدث، فقیہ مجتہد تھے، آپؒ کثیر التالیف علماء میں سے تھے، متداول و مروج علوم وفنون میں سے شاید کوئی ایسا علم یا فن ہو جس پر آپؒ نے کوئی کتاب نہ لکھی ہو آپؒ کو جن وجوہات کی بنا پر آج تک یاد کیا جاتا ہے وہ وسعت تالیف و تصنیف ہے، علامہ سیوطیؒ نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ علوم کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں اور دوسری طرف قدیم وناپاب کتب کی خالی جگہ بھی پُر کرتی ہیں، ان کتب میں اکثر دوسری کتابوں کی تلخیصات یا شروح ہیں، اسی طرح آپؒ نے بعض کتب کے ابواب سے مستقلاً چھوٹی چھوٹی کتابیں بنائی ہیں آپؒ نے سب سے پہلے تعوذ و تسمیہ کی شرح لکھی پھر مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھتے رہے یہاں تک کہ سینکڑوں کی تعداد میں کتب تصنیف کیں۔ اس آرٹیکل میں علامہ سیوطیؒ کی مختلف علوم وفنون پر چند مشہور کتب کے نام ذکر کیے جائیں گے اور ان کی منتخب کتابوں (**جن میں تفسیر الاکلیل فی استنباط التنزیل، تفسیر جلالین، تفسیر الدر لمنثور، الخصائص النبویہ، المزہر فی علوم اللغۃ و انواعہا**) کا مطالعاتی جائزہ لے کر موصوف کی تصنیف و تالیف کے اسلوب اور طرز کو بیان کیا جائے گا۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا تعارف:

پیدائش: علامہ جلال الدین سیوطیؒ قاہرہ میں یکم رجب 849ھ / 3اکتوبر 1445ء کو پیدا ہوئے، پیدائش کے ساتویں دن والد نے آپ کا نام عبد الرحمٰن رکھا کیونکہ یہ نام اللہ کے محبوب ناموں میں سے ہے۔

پورا نام: ابوالفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی الخضیری ابوالفضل کنیت ہے یہ لقب آپ کے والدؒ کے ایک دوست نے دیا تھا، اور والد ماجد کی طرف سے لقب جلال الدین دیا تھا، اور السیوطی مصر کے علاقے السیوطیہ الاسیوط جہاں پر آپ کی پیدائش ہوئی، اور الخضیری بغداد کے ایک محلے (جہاں آپ کے اباء واجداد مقیم تھے) کی طرف منسوب ہے۔1

شجرۂ نسب: ابوالفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن کمال الدین ابو بکر بن ناصر الدین محمد بن سابق الدین ابو بکر بن فخر الدین عثمان بن ناصر الدین محمد بن سیف الدین بن خضر بن نجم الدین ہے۔

والد کی وفات: آپؒ کی عمر چھ سال تھی کہ آپؒ کے والد صفر 855ھ / مارچ 1451ء کو انتقال کر گئے۔

بچپن اور تربیت: والد محترم کی وصیت کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کے ایک دوست محمد بن الواحد السیواسی (آپؒ کمال الدین محمد بن عبدالواحد السیواسی ہیں، 790ھ / 1388ء کو پیدا ہوئے بڑے فقیہ عالم تھے الھدایہ کی شرح فتح القدیر، التحریر فی اصول الفقہ اور المسامرہ فی اصول الدین آپ کی تصنیفات ہیں 861ھ / 1456ء کو وفات پا گئے۔)2 نے آپؒ کو متبنیٰ بنا کر خود آپؒ کی تربیت شروع کی۔3

تعلیم: آپؒ نے آٹھ سال کی عمر میں مدرسہ الشیخونیہ میں السیواسی کے زیر سایہ قرآن مجید حفظ کیا اور اس کے بعد عمدۃ الاحکام، المنہاج للنووی، الفیۃ ابن مالک اور المنہاج للبیضاوی بھی زبانی یاد کیں اور اساتذہ کو سنا کر ان سے اجازت بھی حاصل کی اسی طرح مصر کے مشہور علماء سے تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، لغت، معانی اور طب وغیرہ کی کتب بھی پڑھیں۔4

علمی اسفار: 869ھ / 1464ء کو جلال الدین السیوطی حجاز کے سفر پر روانہ ہوئے حج کا مقدس فریضہ ادا کرنے کے بعد کئی علماء سے فیض حاصل کیا اس سفر کے حالات وفوائد کو آپ نے النحلۃ الزکیۃ فی الرحلۃ المکیہ نامی کتاب میں جمع کیا ہے۔5

870ھ / 1465ء کو حج سے واپسی پر آپؒ اسکندریہ اور دمیاط چلے گئے وہاں کئی علماء سے علم حاصل کر کے اجازت بھی ملی۔ آپؒ نے اس سفر کے احوال الاغتباط فی الرحلۃ الی الاسکندریہ و دمیاط نامی کتاب میں ذکر کئے ہیں تعلیم سے فراغت کے بعد آپؒ نے قانونی مشیر کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔6

درس و تدریس: اپنے استاد کی وساطت سے مدرسہ الشیخونیہ میں مدرس مقرر ہوئے، جہاں پر آپ کو والد محترم کا درجہ دیا گیا اور کچھ عرصہ بعد ترقی دے کر 891ھ / 1486ء کو ایک دوسرے مدرسے البیبرسیہ میں منتقل کیا گیا جہاں سولہ سترہ سال تک پڑھاتے رہے پھر رجب 901ھ / 1495ء کو اس منصب سے ہٹا دیا گیا۔7

گوشہ نشینی: تدریس سے فراغت کے بعد آپ نے جزیرہ نیل کے الروضہ میں گوشہ نشینی اختیار کر کے تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے، لیکن تین سال بعد آپؒ کے جانشین کا انتقال ہونے کے بعد آپ کو دوبارہ تدریس کی پیش کش کی گئی لیکن آپ نے انکار کیا اور مرتے دم تک باقی زندگی اسی خلوت میں تصنیف و تالیف کرتے ہوئے گزار دی۔8

وفات: علامہ جلال الدین سیوطیؒ بائیں ہاتھ میں ورم آنے پر بیمار ہوئے سات دن علالت کے بعد جمعہ کی رات 19 جمادی الاولیٰ 911ھ / 17 اکتوبر 1505ء کو اپنے گھر روضۃ المقیاس میں سورۃ یسین پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد الروضہ کے جامع الباریقی میں زیادہ رش کی وجہ سے دو مرتبہ آپؒ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

تدفین: باب القرافہ کے باہر حوش قوصون میں آپؒ کی تدفین کی گئی۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ بحیثیت مصنف:

امام جلال الدین السیوطیؒ علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ نویں صدی ہجری کے مجدد اور ایک عظیم بحرِ بے کنار مفسر، محدث، فقیہ مجتہد تھے آپؒ کثیر التالیف علماء میں سے تھے متداول و مروج علوم وفنون میں سے شاید کوئی ایسا علم یا فن ہو جس پر آپؒ نے کوئی کتاب نہ لکھی ہو آپؒ کو جن وجوہات کی بنا پر آج تک یاد کیا جاتا ہے وہ وسعت تالیف و تصنیف ہے۔ ملا علی قاری نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ: انھوں نے اپنے زمانے میں پائے جانے والے ہر علم و فن پر کوئی نہ کوئی متن یا شرح لکھی ہے۔9

علامہ سیوطیؒ نہ صرف یہ کہ وسعت تالیف کے مالک تھے بلکہ آپؒ کی تالیفات میں دقت نظر بھی پائی جاتی ہے، علامہ ابن حماد حنبلی لکھتے ہیں کہ: علامہ سیوطیؒ کی تصانیف و تالیفات خود ان کے زمانہ میں شرق وغرب میں پھیل چکی تھیں۔ آپؒ کا قلم سیال تھا اور قوتِ تحریر بے مثال، علم و معلومات کی فراوانی اور مطالعہ و مشاہدہ کا وفور؛ لہٰذا مسلسل لکھنے کا عمل جاری رہتا، ان کے شاگرد شمس الدین محمد داؤدی کا بیان ہے کہ انھوں نے خود دیکھا کہ علامہ سیوطیؒ نے ایک دن میں تین دفاتر (کاپیاں) لکھیں۔10

آپؒ چالیس سال کی عمر میں ہر قسم کے جھمیلے سے فارغ ہو کر مصر کے روضہ نامی علاقے میں مقیم ہوگئے اور پوری یکسوئی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مشغول رہے، بڑے بڑے لوگ انھیں ہدایا تحائف بھیجتے اور وہ انھیں لوٹا دیتے، ان کی زندگی میں یکے بعد دیگرے ۱۳ مملوک حکمرانوں کا دور آیا اور گیا، شاہانِ وقت نے انھیں کئی بار بلایا، تو انھیں بھی جھٹک دیا؛ بلکہ اس پر بھی ایک کتاب لکھ دی "ماروآہ الأساطین فی عدم التردد الی السلاطین"، ایک بار سلطان غوری نے انھیں ہدیتاً ایک ہزار دینار اور ایک غلام بھجوائے، تو انھوں نے دینار لوٹا دیئے اور غلام کو لے کر آزاد کر دیا اور ساتھ ہی بادشاہ کے آدمی کو تنبیہ کی کہ آئندہ ادھر نظر مت آنا، ہمیں ایسے تحفوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے!

آپؒ نے پانچ سو سے گراں قدر مجموعہ اپنے پیچھے زائد تصنیفات کا چھوڑا جن کی فہرستیں مختلف لوگوں نے ترتیب دی ہیں، مولوی عبد الحلیم چشتی نے فوائد جامعہ بر عجالہ نافعۃ، میں 506 کتب کی فہرست ترتیب دی۔11

اسماعیل پاشا بغدادی نے ایک فہرست ترتیب دی ہے جبکہ آپ کے ہم عصر علما میں سے کسی ایک کی بھی تصانیف کی تعداد اِس قدر نہیں ہے۔12

علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد:

امام سیوطیؒ کی کتب کے تعداد میں مختلف اقوال نقل کئے گئے ہیں جن میں مختار اقوال درجہ ذیل ہیں۔

1۔ امام سیوطیؒ نے اپنے کتب کی تعداد 300 بتائی ہے۔13

2۔ ابن نجم نے السیوطیؒ کے کتابوں کی تعداد 576 بتائی ہے۔14

امام سیوطیؒ کی اتنی بڑی تعداد میں کتب لکھنے کی چند وجوہات یہ ہے کہ علمی گھرانے سے تعلق کی وجہ سے آپؒ کی پرورش علمی ماحول میں ہوئی لہٰذا تصنیف و تالیف کا شوق آپ کو ورثے میں ملا، آپؒ نے زندگی کے مشاغل سے دوری اختیار کر کے گوشہ نشینی اختیار کی تھی، علمی مصادر کا ایک بڑا ذخیرہ آپؒ کو والد کی طرف سے ملا تھا، تبحر علمی کی وجہ سے آپؒ کسی کتاب کے چھوٹے مسئلے پر کتاب لکھ لیتے، مدرسہ البیبرسیہ کی پنشن نے آپؒ کو اقتصادی مسائل سے فارغ کیا ہوا تھا۔

مختلف علوم وفنون میں علامہ سیوطیؒ کی چند مشہور تصنیفات:

علامہ سیوطیؒ نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ علوم کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں اور دوسری طرف قدیم و نایاب کتب کی خالی جگہ بھی پُر کرتی ہیں، ان کتب میں اکثر دوسری کتابوں کی تلخیصات یا شروح ہیں، اسی طرح بعض کتب کے ابواب سے مستقلاً چھوٹی چھوٹی کتابیں بنائی ہیں آپؒ نے سب سے پہلے تعوذ و تسمیہ کی شرح لکھی پھر مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھتے رہے یہاں تک کہ سینکڑوں کی تعداد میں کتب تصنیف کیں مثال کے طور پر:

علامہ سیوطیؒ کی مشہور کتبِ تفسیر اور اس کے متعلقات:

1) تفسیر الاکلیل فی استنباط التنزیل 2) تفسیر جلالین 3) الدر المنثور فی تفسیر الماثور 4) الاتقان فی علوم القرآن 5) ترجمان القرآن فی تفسیر المسند 6) التحبیر فی علوم التفسیر 7) الازہار الفائحۃ علی الفاتحۃ 8) الجواہر فی علم التفسیر 9) حاشیہ علی تفسیر البیضاوی 10) شرح الاستعاذۃ والبسملۃ 11) لباب النقول فی اسباب النزول 12) مجمع البحرین ومطلع البدرین فی التفسیر 13) معترک الاقران فی مشترک القرآن 14) مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن 15) منتقی تفسیر الفریابی 16) منہج التیسیر الی علم التفسیر 17) ناسخ القرآن ومنسوخہ 18) القول الفصیح فی تعیین الذبیح 19) میدان الفرسان فی شواہد القرآن 20) خمائل الزہر فی فضائل السور 21) القول الفصیح فی تعیین الذبیح 22) الید البسطی فی صلاۃ الوسطیٰ 23) شرح الشاطبیہ 24) الامالی علی القرآن۔

علامہ سیوطیؒ کی چند کتب کا مطالعاتی جائزہ:

ذیل میں علامہ سیوطیؒ کی مذکورہ کتابوں میں سے چند کتابوں کا مطالعاتی جائزہ پیش خدمت ہے:

1) تفسیر الاکلیل فی استنباط التنزیل:

عربی زبان میں علامہ سیوطیؒ کی تفسیر الاکلیل فی استنباط التنزیل احکام والی آیات پر مختصر وجامع ایک ہی جلد میں قلمبند فقہی تفسیر ہے جو اپنے اندر بہت سی خوبیوں کو سموئے ہوئی ہے، یہ تفسیر احکام القرآن پر بہت ہی عمدہ اور اعلی پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ ہر مصنف اور مفسر کا اپنا اسلوب اور انداز ہوتا ہے، جس کا رنگ اس کی کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے، علامہ سیوطیؒ کی اس تفسیر کا بغور مطالعہ کرنے سے ہم پر اس کی بہت سی خوبیاں عیاں ہوتی ہیں اور ان کا منفرد انداز واسلوب ہمارے سامنے آتا ہے جو درج ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے:

تفسیر الاکلیل میں علامہ سیوطیؒ کا اسلوب:

1۔۔ جن آیات سے کوئی فقہی یا اصولی قاعدہ مستنبط ہوتا ہو اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔

2۔۔ آیات کی تفسیر اور تشریح میں مختلف احادیث وآثار پیش کرتے ہیں۔

3۔۔ جن احادیث سے استدلال کیا گیا ہے، ان کی تخریج نہیں کی ہے۔

4۔۔ احکام کا استقصاء مختصر واحسن انداز اور بہترین پیرائے میں پیش کیا ہے۔

5۔۔ عموماً شافعی مسلک کو مد نظر رکھتے ہوئے احکام کا استنباط کیا ہے۔

6۔۔ بعض مقامات میں مشہور فقہی مسالک کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں۔

7۔۔ فقہی تفسیر ہونے کے باوجود اصول فقہ، علم کلام، علم بیان، علم نحو، علم الصرف، علم طب، علم میراث اور علم ہیئت کے مسائل بھی جا بجا بیان کئے گئے ہیں۔

8۔۔ جو آیات قصص، اخبار وغیرہ پر مبنی ہیں ان کو نظر انداز کیا ہے۔

9۔۔ مختلف فرقوں کی تردید پر بھی توجہ دلائی ہے۔

10۔۔ یہ تفسیر ایک جید فقہی عالم کو دوسری بہت سی تفاسیر سے مستغنی کرنے والی ہے۔

یوں تو پورا قرآن انسان کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن کی ہر آیت نے خاص موضوع کو سمیٹا ہوا ہے بعض آیات احکام شرعیہ پر مشتمل ہیں، بعض اقوام ماضیہ کے قصص کے متعلق ہیں اور بعض امثال قرآنیہ کے بارے میں ہیں جبکہ بعض بیان کے معارف اور مختلف مسائل کی وضاحت کرتی ہیں وغیرہ۔ مفسرین نے بھی موضوع کے اعتبار سے قرآن کی تفاسیر دو طرح کی لکھی ہیں 1: اکثر مفسرین نے تمام آیات کو لے کر تمام موضوعات مثلاً: فقہ، اصول فقہ، لغت، علم کلام، طب، امثال، قصص، ادب، تاریخ اور علم الجدل وغیرہ اپنی تفاسیر میں بیان کئے ہیں۔2: بعض مفسرین نے خاص خاص موضوعات کو منتخب کر کے تفاسیر لکھی ہیں جیسے کہ محمود صافی، ابو جعفر نحاس، باقولی اور دیگر مفسرین نے نحوی اور صرفی مسائل کو اجاگر کرتے ہوئے اعراب القرآن کے نام سے تفاسیر لکھی ہیں، ان تفاسیر میں انہوں نے نحوی وصرفی مہارت وبراعت کا ثبوت دیا ہے، کسی نے قرآن کریم کے الفاظ مفردہ کے معانی اور ان کی تحقیق پیش کی ہے جیسے: امام راغب اصفہانی کی کتاب مفردات القرآن اور ابو عبیدہ کی کتاب لغات القرآن ہے، اسی طرح ابن الاصبع نے قرآن مجید کے بدائع وصنائع پر مستقل کتاب لکھی، عزالدین نے قرآن کے مجازات کو یکجا کیا اور ابو الحسن ماوردی نے قرآن کی ضرب الامثال جمع کیں وغیرہ۔ اسی طرح بہت سارے مفسرین نے ان آیات کو منتخب کر کے تفسیر لکھی ہے، جن کا موضوع فقہی احکام اور مسائل ہے، اس حوالہ سے درجہ ذیل تفاسیر سر فہرست ہیں:

احکام القرآن لامام محمد بن ادریس شافعی (204ھ)

احکام القرآن لامام احمد بن علی جصاص (370ھ)

احکام القرآن لامام علی بن محمد الکیا ھراسی (404ھ)

احکام القرآن لامام محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی (543ھ)

التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیۃ لاحمد بن ابی سعید المعروف بملّا جیون۔

لیکن علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر الاکلیل اپنے اسلوب ومنہج میں منفرد نوعیت کی حامل ہے جس میں قرآنی احکام ومسائل کو نہایت مختصر انداز میں بیان کیا گیا ہے اور یہ فقہی اسلوب پر لکھی گئی ہے جس میں موصوف نے ان آیات کو منتخب کیا ہے جو احکام سے متعلق ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ اصل موضوع اگرچہ فقہی احکام ہی ہے، لیکن ساتھ ساتھ دیگر موضوعات پر بھی ضمناً بحث کی ہے مثلاً: علم کلام، تصوف، اصول فقہ، طب، حکمت، اصول حدیث اور علوم القرآن وغیرہ، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ خود اپنی مشہور کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں: **"وقد ألفت كتابا سميته الإكليل في استنباط التنزيل ذكرت فيه كل ما استنبط منه من مسألة فقهية أو أصلية أو اعتقادية وبعضا مما سوى ذلك كثير الفائدة جم العائدة يجري مجرى الشرح".15**

(میں نے الإكليل في استنباط التنزيل تالیف کی، اس میں ہر مسئلہ کی نشاندہی کی جس سے کوئی فقہی، اصولی یا اعتقادی مسئلہ نکلتا ہو، اس کے علاوہ بعض ایسی آیات بھی ذکر کی ہیں جو بہت سارے فوائد اور گونا گوں معلومات پر مشتمل ہیں جو تشریح کی حیثیت رکھتی ہیں۔)

چونکہ مذکورہ تفسیر کا موضوع فقہی احکام ہے، اسی لیے مفسر صرف ان آیات کو زیر بحث لاتے ہیں جو فقہی احکام کے متعلق ہیں اور ان سے کوئی حکم اور مسئلہ مستنبط ہوتا ہو اور جن آیات میں کوئی حکم مذکور نہ ہو تو موصوف اس سے بحث نہیں کرتے ہیں، ذیل میں چند آیات کی تفسیر اور مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

1۔ پہلی مثال: (هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ)16

علامہ سیوطیؒ نے سورہ آل عمران کی شروع کی چھ آیات کو چھوڑ کر ساتویں آیت پر گفتگو کی کیونکہ اس میں ایک مسئلہ محکم اور متشابہ آیات کا حکم بیان ہوا ہے۔

2۔ دوسری مثال: (زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ)17

اسی طرح علامہ سیوطیؒ نے پھر بیچ میں سے چھ آیات کو چھوڑ کر پندرہویں آیت پر کلام کیا ہے، جس میں گھوڑے کی زکوۃ کا حکم بیان ہوا ہے، بیچ میں چھ آیات چھوڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں کوئی فقہی حکم مذکور نہیں ہے اسلئے علامہؒ نے ان آیات کا ذکر ہی نہیں کیا۔

خلاصۂ کلام:

یہ تفسیر ایک جلد میں ہے اور قرآنی آیات ومضامین سے مستنبطہ فقہی وکلامی احکامات ونکات پر مشتمل ہے یہ تفسیر صغیرالجثہ اور **عظیم النفع** مقولہ کی مکمل مصداق ہے۔ جس کے متعلق صاحبِ تفسیر خود فرماتے ہیں: **"فاشدد بهذاالكتاب يديک وعض عليه بناجذيک ولايحملنک على استحقاره صغر حجمه،فمن نظر اليه بقلب سليم بان له غزارة علمه"**۔18

(اے صاحبِ نظر) (اس کتاب (الاکلیل فی استنباط التنزیل) کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لے اور اپنے نواجذ کے ساتھ اسے پکڑے رکھ اور اس کی چھوٹی ضخامت تجھے اس کی حقارت نہ دلائے، جس کسی نے بھی اس میں قلب سلیم کے ساتھ گہری نظر ڈالی تو یہ اس کے لئے علمی گہرائی وگیرائی کی حقیقت ہے۔)

2) تفسیر جلالین:

یہ تفسیر علامہ جلال الدین السیوطی کے استاد جلال الدین محلی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 864ھ) نے پہلے سورہ الکہف سے سورہ الناس تک لکھی دوسری تفاسیر کی نسبت تفسیر جلالین کا نصفِ ثانی پہلے لکھا گیا ہے جبکہ نصفِ اول بعد میں ترتیب دیا گیا ہے۔ غالباً امام موصوف نے یہ حصہ اِس لیے پہلے مرتب کیا یہ حصہ نصفِ اول کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے، اِس کے بعد نصفِ اول کی تفسیر لکھنے کا آغاز کیا تھا اور محض سورہ الفاتحہ کی تفسیر ہی لکھی تھی کہ 15 رمضان 864ھ / 5 جولائی 1460ء کو انتقال کر گئے اور یہ تفسیر نامکمل رہ گئی۔ امام جلال الدین محلی کی وفات کے بعد اِس نامکمل تفسیر کو آپؒ کے شاگرد رشید امام جلال الدین سیوطی نے مکمل کرنے کا ارادہ کیا اور صرف 40 دن یعنی یکم رَمضان المبارک سے لیکر دس شوال المکرم (870ھ) تک کی مدت میں لگ بھگ 15 پاروں کی یہ عظیم الشان تفسیر مکمل فرمائی خود مصنف نے اِس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ: الفته في مدة ميعاد الكليم میں نے اِس کو مدتِ میعادِ کلیم یعنی 40 روز میں مرتب کیا ہے۔ تفسیر سے فراغت کی جو تاریخ ہے، وہ حاشیہ جمل میں یوں تحریر ہے: **"فرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر شوال سنة سبعين وثمانمائة وكان الابتداء فيه يوم الاربعاء مستهل رمضان من السنة المذكوره وفرغ من تبيضية يوم الاربعاء سادس صفر سنة احدى وسبعين وثمانمائة**۔19

(میں اِس کی تالیف سے بروز اتوار 10 شوال 870ھ کو فارغ ہوا اور اس کا آغاز بروز بدھ یکم رمضان سالِ مذکورہ کو ہوا اور اِس مسودہ کو بدھ 6 صفر 871ھ کو صاف کیا)۔

امام جلال الدین سیوطی کے اِس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس تفسیر کا آغاز بروز بدھ یکم رمضان 870ھ / 16 اپریل 1466ء کو ہوا اور 40 روز کی مدت کے بعد بروز اتوار 10 شوال 870ھ / 25 مئی 1466ء کو یہ تفسیر مکمل ہوگئی۔ اُس وقت امام جلال الدین سیوطی کی عمر محض 21 سال 3 ماہ بحسابِ قمری تھی اور یہ تکملہ تفسیر امام جلال الدین محلی کی وفات کے تقریباً 6 سال بعد مکمل ہوا تکمیل کے بعد اِس تفسیر پر نظر ثانی کرتے رہے اور اِس نظر ثانی سے بروز بدھ 6 صفر 871ھ / 17 ستمبر 1466ء کو فراغت پائی۔

وجہ تسمیہ: استاد اور شاگرد دونوں کے نام جلال الدین تھے اس وجہ سے تفسیر کا نام جلالین رکھا گیا۔

تفسیر جلالین کی اہمیت:

تفسیر جلالین عربی زبان میں نہایت مختصر تفسیر قرآن ہے، تقریباً پانچ صدیوں سے تفسیر جلالین متداول ومقبول ہے۔ امام جلال الدین سیوطی کی شاہکار تصانیف میں تفسیر جلالین کو نمایاں اور خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ تفسیر اختصار وجامعیت، صحت ومفہوم اور توضیح مطالب کی وجہ سے علماء وطلبہ کی مرکزِ توجہ رہی ہے۔ علماء اور اہل علم کو

استحضارِ مضامین کی خاطر اِس سے خاص اعتناء ہے اور کثرت سے اِس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ دیگر تفاسیر کی نسبت یہ قرآن کریم کی مختصر تفسیر اور مختصر ترجمہ ہے۔ تفسیرِ جلالین وہ عظیم الشان عربی تفسیر ہے جو عرصۂ دراز سے درسِ نظامی کے نِصاب میں شامل ہے۔ کثیر علمائے کرام نے اس پر تعلیقات اور حواشی تحریر فرمائے جن میں سے حاشیہ جَمَل، حاشیہ صاوی اور حاشیہ جَمَالَیْن بالخصوص قابلِ ذکر ہیں یہ مقبول عام تفسیر جو عرصہ دراز سے مدارس اسلامیہ کے نصاب میں شامل ہے۔حاجی خلیفہ کاتب چلپی (متوفی 26 ستمبر 1657ء) نے اِس تفسیر کی جامعیت سے متعلق لکھا ہے کہ: **"وهو مع كونه صغير الحجم، كبير المعنى لانه لب لباب التفاسير"**۔20

(تفسیر جلالین حجم کے اعتبار سے چھوٹی ہے لیکن معانی و مطالب کے اعتبار سے بہت اہم ہے کیونکہ یہ تفاسیر کا لب لباب ہے۔)

مشہور محقق عالم نواب صدیق حسن خان (متوفی 26 مئی 1890ء) نے تفسیر جلالین کے متعلق لکھا ہے کہ: "شہرت و قبول این تفسیر مبارک مستغنی است از بیان فضائل و شرح فواضل دے، نزد علما ہند در کتب درسیہ است، و مصداق این مثل سائر است کہ ہر کہ بقامت کہتر بقیمت بہتر"۔21

(اِس مبارک تفسیر کی شہرت و قبولیت اِس کے فضائل بیان کرنے اور اِس کی خوبیاں بتانے سے مستغنی ہیں، یہ پاک و ہند کے علماء کے ہاں نصابی کتب میں داخل ہے اور مشہور مثل کا مصداق ہے کہ جو قامت (ضخامت) میں چھوٹی ہوتی ہے، وہ قیمت میں بہتر ہوتی ہے۔)

وجہ تالیف:

علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر کے مقدمہ میں اِس کی وجہ تصنیف و تالیف یوں بیان کی گئی ہے کہ: **"هذا ما اشتدت اليه حاجة الراغبين فى تكملة تفسير القرآن الكريم الذى الفه الامام العلامة المحقق جلال الدين محمد بن احمد المحلى الشافعى رحمة الله و تتميم ما فاته وهو من اول سورة البقرة الى آخر سورة الاسراء بتتمة على نمطه من ذكر ما يفهم به كلام الله تعالى، و الاعتماد على ارجح الاقوال و اعراب ما يحتاج اليه و تنبيه على القراءات المختلفة المشهورة على وجه لطيف و تعبير وجيز و ترك التطويل بذكر اقوال غير مرضية و اعاريب محلها كتب العربية و اسال الله النفع به فى الدنيا و احسن الجزاء عليه فى العُقبىٰ بِمَنّه و كَرَمِه"**۔22

(یہ ایک کتاب ہے کہ امام علامہ، محقق مدقق جلال الدین محمد بن احمد محلی الشافعی کی کتاب تفسیر القرآن کا تکملہ ہے جو تفسیر اُن سے باقی رہ گئی تھی، اُس کی تتمیم ہے جس کی شدید ضرورت ہے۔ جو اول سورہ بقرہ سے شروع ہو کر آخر سورہ الاسراء تک ہے اور علامہ محلی کے طرز پر مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے اِس میں ایسی چیزوں کا ذِکر ہے جن سے کلامِ الٰہی سمجھنے میں مدد ملے اور تمام اقوال میں سب سے زیادہ راجح قول پر اعتماد کیا گیا ہے اور ضروری اعراب اور مختلف و مشہور قراءات پر لطیف طریقہ اور مختصر عبارت کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے اور ناپسندیدہ اقوال اور غیر ضروری اعراب کو ذِکر کر کے جن کا اصل محل علوم عربیہ کی کتابیں ہیں، تطویل نہیں کی گئی ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری درخواست یہ ہے کہ دنیا میں اِس کتاب سے نفع پہنچائے اور آخرت میں بہترین بدلہ مرحمت فرمائے)۔

خلاصۂ کلام:

تفسیر جلالین عربی زبان میں نہایت مختصر تفسیر قرآن ہے جسے دو مشہور مفسرین امام جلال الدین محلی (791ھ–864ھ) اور امام جلال الدین سیوطی (849ھ–911ھ) نے تصنیف کیا ہے۔ تقریباً پانچ صدیوں سے تفسیر جلالین متداول و مقبول ہے۔ امام جلال الدین سیوطی کی شاہکار تصانیف میں تفسیر جلالین کو نمایاں اور خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ تفسیر اِختصار و جامعیت، صحت و مفہوم اور توضیح مطالب کی وجہ سے علما و طلبہ کی مرکزِ توجہ رہی ہے۔ علماء اور اہل علم کو استحضارِ مضامین کی خاطر اِس سے خاص اعتناء ہے اور کثرت سے اِس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ دیگر تفاسیر کی نسبت یہ قرآن کریم کی مختصر تفسیر اور مختصر ترجمہ ہے۔ تفسیرِ جلالین وہ عظیم الشان عربی تفسیر ہے جو عرصۂ دراز سے درسِ نظامی کے نِصاب میں شامل ہے۔ اس تفسیر میں صحیح ترین قول ذِکر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

3) تفسیر الدر لمنثور:

یہ تفسیر علامہ جلال الدین السیوطی کی مایہ ناز عربی تفسیر ہے جس کا پورا نام الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ہے اس میں علامہ سیوطیؒ نے دس ہزار سے زائد احادیث بیان کو جمع کیا ہے۔ علامہ موصوف نے اس تفسیر میں اس بات کا خصوصی التزام فرمایا ہے کہ اس میں اپنی رائے کو بالکل ذکر نہیں کیا۔ یعنی انہوں نے اس تفسیر میں جتنی بھی روایتیں نقل فرمائی ہیں ان میں اپنی رائے کے عمل کو خلط ملط نہیں کیا لیکن یہ بات یاد رہے کہ مؤلف نے اس تفسیر میں صحیح و غیر صحیح دونوں قسم کی روایات کو جمع کیا ہے، ان کا ارادہ تھا کہ نظر ثانی کے وقت وہ صحیح کو غیر صحیح روایات سے ممتاز فرمائیں گے لیکن افسوس! کہ زندگی نے وفا نہ کی اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔

تفسیر الدر المنثور میں جلال الدین سیوطیؒ کا منہج:

مصنف کا اپنی کتاب کے مقدمہ میں اپنا منہج ذکر کرنا عام بات ہے، مگر امام سیوطیؒ نے اپنی اس تفسیر کے مقدمہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا بلکہ وجہ تصنیف بیان کی ہے لکھتے ہیں: میں نے تفسیر قرآن پر مشتمل ایک مستند کتاب لکھی ہے جو کئی ہزار مرفوع اور موقوف احادیث پر مشتمل ہے۔ ۴ جلدوں پر مشتمل اس تفسیر کا نام میں نے ترجمان القرآن تجویز کیا ہے۔23

پھر تفسیر الدر المنثور کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ "میں نے جب اپنی کتاب ترجمان القرآن کی تالیف کئی جلدوں میں مکمل کی۔ جس میں احادیث رسول اور آثار صحابہ وتابعین اسانید کے ساتھ نقل کیے تھے۔ میں نے لوگوں کی ہمتوں میں کمزوری اور اختصار کی طرف ان کا میلان اور شوق دیکھا تو ترجمان القرآن کی تلخیص کر کے مختصر تفسیر مرتب کی۔ اسانید حذف کر کے احادیث وآثار کے متون پر اکتفا کیا۔ مگر ہر روایت کے اول میں ان معتبر کتابوں کا حوالہ دیا جن سے وہ نقل کی گئی ہیں۔ اختلاط کے بعد اس مختصر تفسیر کا نام "الدر المنثور فی التفسیر الماثور" رکھا۔24

ان دونوں عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علامہ سیوطیؒ نے اپنی تفسیر "ترجمان القرآن" کو مختصر کر کے (روایات کی اسانید حذف کیں) تفسیر "الدر المنثور" کی شکل میں پیش کیا جو ان روایات کے صرف متون اور ان کے تخریج کردہ معتبر کتب کے ناموں پر مشتمل ہے۔

علامہ سیوطیؒ کی مشہور کتبِ حدیث اور اس کے متعلقات:

1۔ اربعون حدیثا فی فضل الجہاد۔ 2۔ اربعون حدیثا فی رفع الیدین فی الدعاء۔ 3۔ اخبار الملائکہ۔ 4۔ الاحادیث الحسان فی فضل الطیلسان۔ 5۔ التوشیح علی الجامع الصحیح۔ 6۔ الدیباج علی صحیح مسلم۔ 7۔ شرح ابن ماجہ۔ 8۔ مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داوٗد۔ 9۔ تدریب الراوی شرح تقریب النووی۔ 10۔ اللآلی المصنوعۃ فی احادیث الموضوعۃ۔ 11۔ الخصائص النبویہ۔ 12۔ الاساس فی مناقب ابن العباس۔ 13۔ زوائد شعب الایمان للبیہقی۔ 14۔ جامع المسانید۔ 15۔ اذکار الاذکار۔ 16۔ الطب النبوی۔ 17۔ جزفی اسماء المدلسین۔ 18۔ درر البحار فی الاحادیث القصار۔ 19۔ اللمع فی اسماء من وضع۔ 20۔ کشف المغطی فی شرح الموطا۔ 21 القول الحسن فی الذب عن السنن۔ 22۔ توضیح المدرک فی تصحیح المدرک۔ 23۔ لب اللباب فی تحریر الانساب۔ 24۔ تقریب العزیب۔ 25۔ المدرج الی المدرج۔ 26۔ تحفۃ النابہ بتلخیص المتشابہ۔ 27۔ الروض المکلل والورد المعلل فی المصطلح۔ 28۔ منتہی الامال فی شرح حدیث انما الاعمال۔ 29۔ النکت البدیعات علی الموضوعات۔ 30۔ شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور۔ 31۔ البدور السافرہ عن امور الاخرہ۔ 32۔ ماروٰہ الواعون فی اخبار الطاعون۔ 33۔ فضل موت الاولاد۔ 34۔ خصائص یوم الجمعہ۔ 35 منہاج السنہ ومفتاح الجنہ۔

مذکورہ موضوع پر موصوف نے متعدد کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے الخصائص النبویہ پر جائزہ پیش خدمت ہے۔

الخصائص النبویہ:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی اس تالیف کے علاوہ کوئی اور کتاب نہیں ملتی جس میں معجزات وخصائص دونوں ہی موضوعات پر سیر حاصل مواد یکجا کر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہو، چنانچہ اس موضوع پر امام سیوطی کی یہ کتاب اپنی نوعیت کی مفصل وجامع کتاب ہے۔

کتاب کا منہج:

علامہ سیوطیؒ نے الخصائص النبویہ میں سیرت نبوی کی ضمنی صنف کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے جمع مواد اور تنقیح وتالیف کی طرح ڈالا اور نو سو سال کے وسیع اسلامی سرمایہ کا حاصل مطالعہ پیش کیا ہے، جس میں نا صرف سیرت نبوی کی قدیم تحریری روش کا انداز اور محدثانہ نقد وجرح بھی شامل ہے، بلکہ عوام الناس کے استفادے کی عام فہم سطح اور اہل علم کے تحقیقی لوازمات کی آبیاری بھی کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں ابواب کتاب کی درجہ بندی اور اصنافِ ذیلی کی تقسیم نے متذکرہ اُمور کو سہل الحصول بنا دیا ہے، چنانچہ مضامین کتاب کی روانی اور مواد سیرت کی مناسب ترتیب ہر سطح کے قاری کو متاثر ومستفید کرتی نظر آتی ہے۔

امام سیوطیؒ کی کتاب الخصائص اللنبویہ کو بغور مطالعہ کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

1۔۔ سیرت نبوی کی متذکرہ صنف پر طویل مواد کو تقریباً چھ سو مناسب ومتوازن ابواب میں منضبط کیا گیا جو اس سے پہلے اتنی جامعیت کے ساتھ کسی ایک کتاب میں یکجا نہ تھے۔

2۔۔ فقہی کتب میں منتشر سرمایہ سیرت سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا، جو بیشتر متقدمین اور بالخصوص اس موضوع پر لکھنے والوں کے یہاں قریباً مفقود تھا۔

3۔۔ تالیف وتنقیح میں عجلت کے بجائے طویل المدتی دورانیہ اور علمی بالیدگی کو ملحوظ رکھا گیا جس سے کتاب اپنے موضوع پر جامع تر ہو سکی۔

4۔۔ سیرت نگاروں کے یہاں بالعموم محدثانہ اصولوں پر نقد وجرح کا رجحان کم ہی کتب میں دکھائی دیتا ہے، لیکن امام سیوطی نے اس کتاب میں حتی الوسع اسے ملحوظ نظر رکھا، چنانچہ کئی مقامات پر اس کے شواہد موجود ہیں۔

5۔۔ جن مضامین ومباحث میں کلیۃ خلا تھا، اُن پر خاطر خواہ مواد کی تشکیل وترتیب کی گئی۔

6۔۔ ایسے موضوعات جو قلتِ مواد کے حامل تھے، اُن میں اضافی مواد، کثرت دلائل، اِستنباط واستشہاد کا کافی سرمایہ یکجا ہوا، جس سے بعد والے محققین ومستفیدین کے لیے راہیں ہموار ہوئیں۔

7۔۔ آپ نے اس کتاب میں حدیث، سیرت، فقہ اور تاریخ کی کم وبیش ایک سو پچاس سے زائد کتب علمیہ سے براہِ راست استفادہ کیا، تو اس کے پیش نظر اس نتیجہ کو اَخذ کرنے میں تامل نہیں، کہ آپ نے اپنی علمی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے ذخائر علمیہ کے معتدبہ حصہ کو پیش نظر رکھ کر کتاب ہذا تالیف کی۔

خلاصہ:

علامہ سیوطیؒ نے الخصائص النبویہ میں نو سو سال کے وسیع اسلامی سرمایہ کا حاصل مطالعہ پیش کیا ہے، جس میں معجزات وخصائص دونوں ہی موضوعات پر سیر حاصل مواد یکجا کر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر نا صرف سیرت نبوی کی قدیم تحریری روش کا انداز اور محدثانہ نقد وجرح بھی شامل کی، بلکہ عوام الناس کے استفادے کی عام فہم سطح اور اہل علم کے تحقیقی لوازمات کی آبیاری بھی کی ہے اور سیرت نبوی کی ضمنی صنف کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے جمع مواد اور تنقیح وتالیف کی طرح ڈالا ہے۔

علامہ سیوطیؒ کی چند مشہور کتبِ فقہ اور اس کے متعلقات:

مذکورہ موضوع پر موصوف نے متعدد کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ا۔الاشباہ والنظائر۔ ۲۔ الجامع فی الفرائض۔3۔ جمع الجوامع۔ ۴۔ الحاوی للفتاوی۔5۔ الخلاصۃ فی نظم الروضۃ۔ ۶۔ شرح التنبیہ۔7۔ شرح الرحبیہ فی فرائض۔۸۔ شوارد الفوائد فی الضوابط والقواعد۔9۔ زوائد المہذب علی الکافی۔ ۱۰۔ اللوامع والبوارق فی الجوامع والفوارق۔11۔ الماھد لمسائل الزاھد۔ ۱۲۔ مختصر لاحکام السلطانیہ۔13۔ منبع الفوائد فی ترتیب الضوابط والقواعد۔ ۱۴۔ الورقات المقدمۃ۔15۔ تشنیف الاسماع بمسائل الاجماع۔ ۱۶۔ شرح الروض۔17۔ الازہار الغضۃ فی حواشی الروضۃ۔ ۱۸۔ الوافی مختصر التنبیہ۔

علامہ سیوطیؒ کی چند کتبِ فقہ کا مختصر جائزہ:

مذکورہ موضوع پر موصوف نے متعدد کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے چند ایک درجہ ذیل ہیں:

1۔ **الاشباہ والنظائر:** یہ کتاب فقہ شافعیہ کے قواعد اور فروع پر مشتمل کتاب ہے، اس کتاب کو دار العلمیہ بیروت لبنان والوں نے 1404ھ / 1983ء میں شائع کیا ہے، اور یہ کتاب ساتھ مختلف انواع پر مشتمل ہے۔

2۔ **جمع الجوامع:** یہ الکوکب الساطع کی شرح ہے، جو کہ اصول فقہ کے متعلق ہے، اس کتاب کی تحقیق ڈاکٹر ابراہیم الحفناوی نے کیا ہے اور اس کتاب کو مکتبہ دار الایمان والوں نے 1421ھ / 2000ء میں شائع کیا ہے، اور یہ کتاب مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہے، اصول فقہ کی تعریف، المنطوق والمفہوم، حروف، الامر والنہی، عام، خاص، مطلق مقید، مجمل اور نسخ ان موضوعات پر مشتمل ہے۔

علامہ سیوطیؒ کی عربی لغت پر چند کتب اور اس کے متعلقات:

1۔ المزہر فی علوم اللغۃ وانواعہا۔2۔ الفتح القریب علی المغنی اللبیب 3۔ شرح شواہد المغنی۔4۔ مختصر الملحۃ۔5۔ شرح الفیہ ابن مالک 6۔ المساعد العلیہ فی القواعد النحویہ۔7۔ رفع السنۃ فی نسب الزنۃ۔8۔ الشمعۃ المضیءۃ۔9۔ در التاج فی اعراب مشکل المنہاج۔10۔ شرح کافیہ ابن مالک۔11۔ السلسلۃ الموشحۃ۔12۔ الاخبار المرویۃ فی سبب وضع العربیۃ۔۔13۔ السیف الصقیل فی حواشی ابن عقیل۔14۔ شرح تصریف العزی۔15۔ شرح ضروریۃ التصریف لابن مالک۔16۔ تعریف الاعجم بحروف المعجم۔17۔ حاشیۃ علی شرح الشذور۔ ۱۸۔ شرح الملحۃ۔19۔ مختصر الالفیہ ودقائقھا۔20۔ ھمع الھوامع۔

مذکورہ موضوع پر موصوف نے متعدد کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے المزہر فی علوم اللغۃ وانواعہا پر جائزہ پیش خدمت ہے۔

المزہر فی علوم اللغۃ وانواعہا:

یہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف ہے جو خاص علم لغت پر تصنیف کی گئی ہے۔ اِس کتاب کی وجہ شہرت یہ ہے کہ یہ لغت عربی کا مختصر دائرۃ المعارف اور جامع معلومات کا ذخیرہ ہے۔

کتاب کا اسلوب:

علامہ جلال الدین سیوطی نے اِس کتاب کو پچاس انواع پر مرتب کیا ہے۔ آٹھ انواع میں لغت بحیثیت اسناد، تیرہ انواع میں لغت بحیثیت الفاظ، تیرہ انواع میں لغت بحیثیت معنی سے بحث کی ہے۔ پانچ انواع میں لطائف لغت کا بیان ہے۔ ایک نوع میں حفظِ لغت وضبطِ مفردات کا تذکرہ کیا ہے۔ آٹھ انواع میں لغت اور راویانِ لغت کا ذِکر ہے۔ ایک نوع شعر وشعراء کی معرفت سے متعلق ہے اور آخری اغلاطِ عرب سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ فن علامہ جلال الدین سیوطی کے بحث ونظر کا خاص موضوع تھا، اِن وجوہ سے المزھر نہایت مفید مطالب پر مشتمل ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی دوسری تالیفات کی طرح اِس کتاب میں فن کی سینکڑوں اہم کتب سے اخذ واِقتباس کر کے متعلقہ مباحث کو نہایت اختصار وخوش اسلوبی سے کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ اگرچہ اُن کی اپنی تحقیقات گو کم ہیں مگر کتاب کو مجموعی حیثیت سے ایسی پر از معلومات ہے کہ عربی زبان کے وسیع ترین ذخیرے میں اِس کتاب کا جواب موجود نہیں ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے اس کی ترتیب وتہذیب میں جتنی سعی وکاوش کی ہے، اِس کا اندازہ کتاب کے مطالعہ سے

کیا جاسکتا ہے اور یہ اَمر اُن کی وسعت و دِقت نظر اور فنونِ لغت واَدب میں مجتہدانہ بصیرت کا شاہدِ عدل ہے۔خود علامہ جلال الدین سیوطی نے آغازِ کتاب میں لکھا ہے کہ: لغت و اَنواعِ لغت کا علم نہایت اعلیٰ و عمدہ علم ہے، اِس کتاب کی نہایت اچھوتی ترتیب ابواب بندی میں جدت ہے، یہ علومِ لغت واَنواعِ لغت، شروطِ اداء وسماعِ لغت کے بیان میں ہے۔ میں نے اِس کے بیانِ انواع واِقسام میں علومِ حدیث کی نقل کی ہے اور عجائب وغرائب کو بہت اچھی طرح اور انوکھی ترتیب سے پیش کیا ہے۔ متقدمین نے اِن اُمور سے بہت کم اعتناء کیا ہے۔ یہ مجموعہ ایسا ہے جس کی طرف کسی نے پہل نہیں کی۔ اِس راہ پر مجھ سے پہلے کوئی گامزن نہیں ہوا۔ میں نے اِس کا نام المزہر فی علوم اللغۃ (علم لغت شگوفے در شگوفے) رکھا ہے۔25

کتاب کی اہمیت:

المزہر لغت واَنواعِ لغت پر نہایت بصیرت افروز وجامع تبصرہ اور معلومات کا مفید ترین ذخیرہ ہے۔ اِس کے مطالعہ سے کتبِ لغت کی ترتیب اور ائمہ لغت کے مراتب و طبقات سے آگاہی ہوتی ہے۔ یہ لغت واِقسامِ لغت میں ہر نوع کی جملہ معلومات سے پُر ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ کتابوں کے عمیق مطالعہ کے بعد علامہ جلال الدین سیوطی نے المزہر لکھی ہے۔ اِس میں خلیل بن احمد البصری کی کتاب العین سے علامہ جلال الدین سیوطی تک لغت کی مشہور کتابوں کا تعارف وتبصرہ موجود ہے۔ لغت وعلوم لغت کی جملہ معلومات کا مختصر دائرۃ المعارف ہے۔ اِس کتاب کے بیشتر بنیادی ماخذ شائع ہو چکے ہیں تاہم بہت سے ماخذ آج بھی ممالک اسلامیہ کے کتب خانوں میں مفقود ہیں یا اِمتدادِ زمانہ کے سبب ختم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ بعض اصل مراجع تک محققین کی رسائی ممکن نہیں ہو سکی اور اِن مواقع کو اُنہوں نے بلا تحقیق ہی چھوڑ دیا ہے۔ لغت ونحو کے سینکڑوں ذیلی موضوع کتاب میں زیر بحث آئے ہیں جس کا اندازہ موضوعی فہرست سے کیا جاسکتا ہے جو محققین نے پیش کی ہے۔ محققین المزہر نے 164 کتابوں کا جو اشاریہ جلد دوم کے آخر میں دِیا ہے، وہ بھی مکمل معلوم نہیں ہوتا کیونکہ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب المکنیٰ فی الکنی کا نام فہرست میں موجود نہیں، حالانکہ علامہ جلال الدین سیوطی نے اِس کا ذکر کتاب المزہر کی جلد اول کے صفحہ 506 پر کیا ہے اور اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بعض کتابوں کے نام کا اندراج باقی رہ گیا ہے۔26

فن اصول، بیان اور تصوف میں علامہ سیوطیؒ کی چند مشہور کتب:

1۔ نکت علی التلخیص۔ ۲۔ عقود الجمان فی المعانی والبیان۔ 3۔ شرح ابیات تلخیص المفتاح۔ ۴۔ حاشیۃ علی المختصر۔ 5۔ البدیعیۃ۔ ۶۔ المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ۔ 7۔ النقایۃ فی اربعۃ عشر علماً۔ ۸۔ شوارد الفوائد۔ 9۔ قلائد الفرائد۔ ۱۰۔ الجمع والتفریق فی انواع البدیعیۃ۔ 11۔ نظم التذکرۃ (الفلک المشحون)۔ ۱۲۔ معتصر الاحیاء۔ 13۔ شرح لمعۃ الاشراق فی الاشتقاق۔ ۱۴۔ الکوکب الساطع فی نظم جمع الجوامع۔ 15۔ شرح الکوکب الوقاد فی الاعتقاد۔ ۱۶۔ نکت علی التلخیص (الابصاح)۔ 17۔ اعلام الحسنیٰ بمعانی الاسماء الحسنیٰ ۱۸۔ تحفۃ السفرۃ الی حضرۃ البررۃ۔ 19۔ تنبیہ الغبی فی تنزیہ ابن عربی۔ ۲۰۔ تنزیہ الاعتقاد عن الحلول والاتحاد۔

تاریخ وادب میں علامہ سیوطیؒ کی چند مشہور کتب:

1۔ اعیان الاعیان۔ ۲۔ بدائع الزہور فی وقائع الدھور۔ 3۔ احاسن الاقباس فی محاسن الاقتباس۔ ۴۔ الاجوبۃ الزکیۃ عن الالغاز السبکیۃ۔ 5۔ الاستنصار بالواحد القہار۔ ۶۔ تاریخ الخلفاء۔ 7۔ تاریخ سیوط۔ ۸۔ بھجۃ الناظر ونزہۃ الخاطر۔ 9۔ التثبیت عند التبییت۔ ۱۰۔ حدیقۃ الادیب وطریقۃ الاریب۔ 11۔ حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاھرہ۔ ۱۲۔ ترجمۃ النووی والبلقینی۔ 13۔ دیون الخطب۔ ۱۴۔ دیون الشعر 15 ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱۶۔ الرحلۃ الدمیاطیۃ۔ 17۔ الرحلۃ المکیۃ۔ ۱۸۔ سبل الھدیٰ۔۔ رفع شأن الحبشان۔ ۲۰۔ رفع البأس عن بنی العباس۔

علامہ سیوطیؒ کی چند مشہور کتبِ متفرقات:

ا۔ الانصاف فی تمییز الاوقاف۔ ۲۔ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب۔ 3۔ الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام۔ ۴۔ اعلام الاریب بحدوث بدعۃ المحاریب 5۔ ازالۃ الوھن عن مسئلۃ الرھن۔ ۵۔ اتمام النعمۃ فی اختصاص الاسلام بھذہ الامۃ 6۔ بلوغ المآرب فی اخبار الاقارب۔ ۷۔ تقریر الاسناد فی تیسیر الاجتہاد۔ 7۔ جزیل المواھب فی اختلاف المذاہب۔ ۸۔ الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق۔۔ دفع التشنیع فی مسئلۃ التسمیع۔ ۱۰۔ ذم القضاء۔ 11۔ رفع منار الدین وھدم بناء المفسدین۔ ۱۲۔ الروض الاریض فی طھر المحیض۔ 13۔ طی اللسان عن ذم الطیلسان۔ ۱۴۔ فصل الخطاب فی قتل الکلاب۔ 15۔ الفوائد الممتازۃ فی صلاۃ الجنازۃ۔ ۱۶۔ قطع المجادلۃ عند تغییر المعاملۃ۔ 17۔ بذل الھمۃ فی طلب براۃ الذمۃ۔ ۱۸۔ بسط الکف فی اتمام الصف۔ 19۔ جر الذیل فی علم الخیل۔ ۲۰۔ سبیل النجاۃ (فی والدی النبی ﷺ)۔

خلاصہ:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا شمار ان عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جو علم کی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، آپؒ ایک عظیم بحر بے کنار مفسر، محدث، فقیہ مجتہد تھے ، آپؒ کثیر التالیف علماء میں سے تھے، آپؒ کو تحریر وبیان پر بڑا عبور حاصل تھا اس لیے ہر فن اور موضوع پر ان کی ایک یا ایک سے زائد کتابیں موجود ہیں جو امت مسلمہ کے لیے علم کا بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ علوم کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں اور دوسری طرف قدیم ونایاب کتب

کی خالی جگہ بھی پُر کرتی ہیں، ان کتب میں اکثر دوسری کتابوں کی تلخیصات یا شروح ہیں، اسی طرح بعض کتب کے ابواب سے مستقلاً چھوٹی چھوٹی کتابیں بنائی ہیں، آپؒ نے سب سے پہلے تعوذ وتسمیہ کی شرح لکھی پھر مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھتے رہے یہاں تک کہ سینکڑوں کی تعداد میں کتب تصنیف کیں جیسا کہ اس آرٹیکل میں علامہ سیوطیؒ کی مختلف علوم وفنون پر چند مشہور کتب کے نام ذکر کیے گئے ہیں اور ان کی منتخب کتابوں (جن میں تفسیر الاکلیل فی استنباط التنزیل، تفسیر جلالین، تفسیر الدر لمنثور، الخصائص النبویہ، المزہر فی علوم اللغۃ وانواعہا) کا مطالعاتی جائزہ لے کر موصوف کی تصنیف وتالیف کے اسلوب اور طرز کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حوالہ جات (References)

1: سیوطی، جلال الدین، حسن المحاضرہ، (بیروت: دار العلم، ۱۴۲۱ھ)، ۲:۲۰۹

Suyuti Jalaludin,Husnulmuhadrah, (Barut: Darulilm,1421),2/290

2: نجم الدین، محمد، الکواکب السائرہ، باعیان المئۃ العاشرہ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ)، ۱:۲۲۶

Najmudin, Muhammad, Alkawakibu sairah biaayanilmiatilaashirah , (Barut : Darlkutubililmiah,1406), 1/226

3: سیوطی جلال الدین، بغاۃ الوعاۃ، فی طبقات اللغویین والنحاۃ، (مصر: المکتبۃ العصریہ، ۱۴۱۹ھ)، ۲۰۴

Suyuti, Jalaludin, Bughatulwuaat fi tabqati llughwieen wannuhat (misar: Almaktabatul asriah,1419)204

4: سیوطی، جلال الدین، حسن المحاضرہ، ۲:۲۰۹

Suyuti Jalaludin, Husnulmuhadrah,2/290

5- سخاوی، شمس الدین محمد بن ابراہیم، الضوء اللامع، (بیروت: دار الجیل ۱۴۱۲ھ)، ۴:۶۸

Sakhawi,shamsudin Muhammad bin Ibrahim,Aldaoulamee,(Barut:Daruljil,1412), 4/68

6- سیوطی، جلال الدین، حسن المحاضرہ ۲:۲۰۹

Suyuti Jalaludin,Husnulmuhadrah,2/290

7- شوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع (بیروت: دار الفکر، ۱۴۱۵ھ)، ۱:۳۲۸

Shokani, Muhammad bin Ali, Albadrutaalie bi mahasini min bad il qrnissabie, (Barut:Darulfikr,1415), 1/328

8: سیوطی، جلال الدین، حسن المحاضرہ، ۲:۲۹۱

Suyuti, Jalaludin,Husnulmuhadrah,2/291

9۔ ملا علی قاری، علی بن سلطان، مرقات المفاتیح، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ)، ۱:۳۴۷

Mula Ali qari,Ali bin Sultan, Mirqatulmafatieh, (Barut:Darul kutub al ililmiah, 1412),1/347

10۔ نجم الدین، محمد، الکواکب السائرہ، باعیان المئۃ العاشرہ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ)، ۱:۲۲۸

(Barut: Najmudin,Muhammad,Alkawakibusairah biaayanilmiatilaashirah, Darlkutubililmiah,1406), 1/226

11۔ چشتی، عبد الحلیم، فوائد جامعہ بر عجالہ نافعۃ، (لاہور: علمی بک ڈپو، س ن)، ۲۱۲

Chishti,Abdulhaleem,Fawaid Jamia be ajala nafiaa,(Lahor:ilmi book dipu), 212

12۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ۲: ۱۸۳

Suyuti, Jalaludin,Alitqan fi Uloomiul Quraan,2/183

13۔ سیوطی، جلال الدین، حسن المحاضرہ، ۲:۲۹۱

Suyuti Jalaludin, Husnulmuhadrah,2/291

14۔ جلال الدین، عبد اللہ بن نجم بن شاس، عقد الجواہر، (دار الغرب الاسلامی، ۱۴۱۵ھ)، ۱:۸۷

Jalaludin, Abdullah bin Najam bin Shas,Aqduljwahir,(Darulghrbilislami,1415) ,1/87

15۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ۲:۱۸۳

Suyuti, Jalaludin,Alitqan fi UlomilQuraan,2/183

16۔ آل عمران، ۷

Aal Imran:7

17۔ آل عمران، ۱۵

al Imran:15

18۔ سیوطی، جلال الدین، الاکلیل فی استنباط التنزیل، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ ھ)، ۲۰

Suyuti Jalaludin,Aliklil fi Istnbatittanzil ,(Barut:Darulkutubililmiah,1401),20

19۔ جمل، سلیمان بن عمر، الفتوحات الالھیہ (الشہیر بحاشیہ جمل)(بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۶)، ۴:۳۸۰

Jamal,Sulaiman bin Umar,Alfutuhatililahia,shahir bi hashia Jamal,(Barut :Darulkutubililmiah ,1416) ,4/380

20۔ خلیفہ کاتب، کشف الظنون فی اسامی الکتب الفنون، (بیروت: مکتبہ دار احیاء التراث العربی، س ن)، ۱:۴۵۵

Khalifa katib, kashfuzunuon fi asamiilkutubilfunuon,(Barut: Maktaba Dar Ihiaituras alarabi),1/445

21۔ نواب، صدیق حسن خان، الاکسیر فی اصول التفسیر، (کانپور: مطبع نظامی، ۱۲۹۰ھ)، ۵۸

Nawab Sddiq Hasan khan,Alikseer fi Usuolitafseer,(Kanpur: Matba Nizami, 1290),:58

22۔ سیوطی، جلال الدین، تفسیر جلالین، (کراچی: مکتبۃ البشری، ۱۴۳۱ھ)، ۱:۸

Suyuti Jalaludin,tafseer Jalalain,(Karachi:MaktabatulBushra,1431),1/8

23- سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ۲:۱۸۳

Suyuti, Jalaludin,Alitqan fi UlomilQuraan,2/183

24- سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور فی التفسیر الماثور، (بیروت: دارالفکر، ۱۴۲۵ھ)، ۱:۲

Suyuti, Jalaludin,Aldurulmansuor fitaseerilmasuor,(Barut: Darulfikr,1425),1/2

25۔ سیوطی، جلال الدین، المزھر فی علوم اللغۃ وانواعھا، (قاہرہ: داراحیاء الکتب العربیہ، س ن)، ۱:۱

Suyuti, Jalaludin,Almuzhir fi ulumil lughati wa anwaaiha,(qahira:Daru Ihiailkutubilarabia),1/1

26- چشتی، عبدالحلیم، تذکرہ علامہ جلال الدین سیوطی، (لیاقت آباد: الرحیم اکیڈمی، س ن): ۲۱۴

Chishti, Abdulhaleem,Tazkira Alaama Jalaludin Suyuti,(Liaqataabad:Al Raheem academy):214